(قسط اوّل)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ!

تحریر: مولانا مفتی نجیب اللہ عمر

بریلوی مسلک کے بانی احمد رضا خان کے بارے میں جس غلو اور زیادتی کا مظاہرہ بعض لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے شاید ہی وہ کسی اور نے اپنے پیشوا کے بارے میں کیا ہو۔ اور اس غلو کا پتہ آپ یہاں سے بھی لگا سکتے ہیں کہ اگر کوئی ان کے مسلک کیلئے ہزار جتن کر چکا ہو لیکن اس نے فاضل بریلوی سے ذرا سا بھی اختلاف کر لیا تو رضا خانیت کے ٹھیکیدار اس کا جینا حرام کر دیتے ہیں اور واضح الفاظ میں کہہ دیتے ہیں کہ

''جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے''

اور افسوس کا مقام ہے کہ بڑے سے بڑا محدث اور علامہ اگر احمد رضا کے درجات میں زیادتی اور غلو کا مظاہرہ کرے اور احمد رضا کا مقام تمام فقہاء، محدثین و مفسرین، صحابہؓ سے بڑھا کر حتیٰ کہ میرے اور آپ کے آقا دو جہاں کے سردار رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی (نعوذ باللہ) بڑھا دے، تو ایسا محدث فوراً محدث اعظم (بڑے محدث) کے لقب سے یاد کیا جانے لگتا ہے۔

دیکھئے ایک نام نہاد محدث اعظم کیا کہتا ہے؟

علماء دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدیوں سے چلے آرہے ہیں، مگر لغزش قلم اور سبقت لسان سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں (کچھ آگے لکھتے ہیں) اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے، خدا نے اسے ناممکن فرما دیا۔ (المیزان احمد رضا نمبر ص: ۲۴۸)

اس تحریر میں ایک نام نہاد محدث اعظم نے جو نظریہ اور عقیدہ بیان کیا ہے اور احمد

رضا کے بارے میں جس غلو کا اظہار کیا ہے وہ کسی منصف کی نظر میں مناسب نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بریلوی مولوی زبیر اپنے بعض مسلکی حضرات کے عقیدے کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

بعض اعلیٰ حضرت کے عقیدتمند ایسے بھی ہیں جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ (مغفرت ذنب ص:٤٨)

قارئین! آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے عقیدے میں احمد رضا کا زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے خدا نے اسے ناممکن فرمادیا...... الخ

گویا احمد رضا خان غلطیوں سے بالکل معصوم ہیں ان سے غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ لیکن ہم آپ کو احمد رضا خان کی صرف ایک کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے دکھاتے ہیں کہ احمد رضا دیدہ ودانستہ اور نادانستہ طور پر کتنی فاش غلطیاں کیا کرتے تھے؟

ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بدلنے کی عادت

١۔ **عَلَيْهِمْ کو لَهُمْ سے بدل دیا**

احمد رضا خان نے قرآن مجید کی آیت اس طرح نقل کی ہے:

''کلا سیکفرون بعبادتھم ویکونون لھم ضِدًا''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول/ص:٣٦، نوری کتب خانہ، لاہور)

حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یوں ہیں:

''کلا سیکفرون بعبادتھم ویکونون علیھم ضِدًا''

(مریم:٨٢/ پارہ ١٦)

اس آیت مین خان صاحب بریلوی نے آیت میں ''عَلَيْهِمْ'' کی جگہ ''لَهُمْ'' لکھ دیا ہے جو واضح غلطی ہے۔

٢۔ **آیت میں تبدیلی کا ایک اور انداز**

احمد رضا خان نے آیت کریمہ یوں ذکر کی:

''اَفَنَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ'' (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص:١٨٥، حصہ

دوئم، نوری کتب خانہ، لاہور)

حالانکہ اصل آیت اس طرح ہے:

''اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ ''(الآیۃ) پ:۲۳، صٓ:۲۸

اس آیت میں احمد رضا خان نے لفظ اَمْ کو صرف حرف استفہام ''أ'' اور حرف عاطفہ ''ف'' سے بدل کر اپنی عادت تحریفی کا اظہار کیا ہے۔

۳۔ **ضمیر جمع کو واحد سے بدل دیا**

احمد رضا خان نے قرآن مجید کی آیت اس طرح پڑھی:

''وَمَنْ یتولہٗ منکم فانہٗ منھم (ملفوظات ص:۱۸۸، حصہ دوئم، نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ آیت شریفہ اصل میں یوں ہے:

''ومن یتولھم منکم فانہٗ منھم ''(الآیۃ) پ:۶، المائدۃ:۵۱

اس آیت میں احمد رضا نے ھُم جمع ضمیر کے بجائے ''ہ'' ضمیر واحد پڑھ دی جو احمد رضا کے ذوق تحریف کی واضح مثال ہے۔

۴۔ **''کُنْتُمْ'' کو ''أنْتُمْ'' سے تبدیل کر دیا**

احمد رضا خان بریلوی نے آیت یوں درج کی:

''قل أباللّٰہ وآیٰتہٖ ورسولہ أنتم تستھزؤن ''(ملفوظات، ص:۲۰۱، حصہ دوئم، نوری کتب خانہ، لاہور)

حالانکہ قرآن کریم میں آیت کریمہ اس طرح ہے:

''قل أباللّٰہ وآیٰتہٖ ورسولہ کنتم تستھزؤن''(الآیۃ) پ:۱۰، التوبۃ:۶۵)

ترجمۂ احمد رضا:......تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔......(ملفوظات ص:۲۰۱، حصہ دوئم نوری کتب خانہ، لاہور)

اس آیت کریمہ میں احمد رضا نے لفظ ''کُنْتُمْ'' کو ''أنتم'' سے بدل دیا۔

۵۔ **''لَمَّا'' کو ''لِمَا'' کردیا**

فاضل بریلوی نے آیت شریفہ یوں لکھی ہے:

''وإن کلٌ ذالك لِمَا مَتَاعُ الحیٰوة الدنیا ''(ملفوظات،ص:۳۳۱، حصہ چہارم نوری کتب خانہ، لاہور)

حالانکہ اصل آیت کریمہ میں یوں ہے:

''وَإِنْ كُلُّ ذَالِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا''(الآیۃ)

اس آیت کواحمد رضا نے لَمَّا (لام مفتوح،میم مشدد) کو لِمَا لام مکسورومیم مفتوح سے بدل دیا جواحمد رضا کے سوءِ حافظہ اور تحریف کی آئینہ دار ہے۔

۶۔ **بِمُخْرَجِیْنَ کو بِخَارِجِیْنَ سے بدل دیا**

ایک مقام پراحمد رضا بریلوی نے آیت اس طرح لکھی ہے:

''وماھم منھا بِخَارِجین ''(ترجمہ احمد رضا)اور وہ لوگ جنت سے کبھی نہ نکلیں گے۔(ملفوظات،ص:۳۴۹ حصہ چہارم،نوری کتب خانہ، لاہور)

حالانکہ اصل آیت میں آیت شریفہ یوں ہے:

''وماھم منھا بمخرجین ''(پ:۱۴،الحجر:۴۸)

اس آیت میں مخرجین (ثلاثی مزید کے صیغہ اسم مفعول) کو خارجین ثلاثی مجرد کے صیغہ اسم فاعل سے تبدیل کرکے اپنے محرف ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

۷۔ **إنَا کو أنَا سے بدل دیا**

احمد رضا خان بریلوی نے قرآن مجید کی آیت یوں لکھی:

''أنَا بُرَاء منکم ومما تعبدون من دون الله''

(ترجمہ احمد رضا)......ہم بیزار ہیں تم سے اور اللہ کے سوا تمہارے معبودوں سے ہم تم سے کفر وانکار رکھتے ہیں۔(ملفوظات حصہ اوّل،ص:۳۶،نوری کتب خانہ، لاہور)

حالانکہ قرآن پاک میں ہے:

''إنَّا بُرَاء منکم ومما تعبدون من دون الله''(پ:۲۸،الممتحنۃ:۴)

یہاں احمد رضا خان نے إنّ حروف تحقیق چھوڑ دیا اور أنا ضمیر واحد متکلم کا اضافہ کردیا۔ اور ترجمہ بھی متکلم کا کیا ہے۔ إنَّ کا ترجمہ چھوڑ دیا۔

۸۔ فَ کو اَلَّا سے بدل دیا

خان صاحب بریلوی نے قرآنی آیت اس طرح درج فرمائی ہے:

إَلّا مَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ (ملفوظات، ص:۵۲، حصہ اوّل، نوری کتب خانہ، لاہور)

جب کہ قرآنِ حکیم میں یہی آیت اس طرح ہے:

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ (پ:۶/ المائدۃ:۳)

۹۔ لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ کو لِقَوْم سے بدل دیا

ایک سائل نے بریلوی رضا خانی مذہب کے پیشوا کے سوال میں آیت اس طرح پڑھی:

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسٰى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْ أَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَرَحْمَةً لقوم يُؤْمِنُوْنَ O (ملفوظات، ص:۲۲۸، حصہ سوم، نوری کتب خانہ، لاہور اشاعت: ۲۰۰۰ء)

دراصل یہ آیت کریمہ اس طرح ہے:

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسٰى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْ أَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَرَحْمَةً لعلهم بلقاء ربهم يُؤْمِنُوْنَ O (پ:۸/ الانعام:۱۵۴)

لیکن خان صاحب نے سائل کی اس اایت کریمہ کو غلط پڑھنے پر نہ ہی ان کی کوئی اصلاح کی ہے اور نہ ہی کوئی نوٹس لیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا صرف اسی وقت ہوسکتا ہے کہ جب حافظہ کمزور ہو۔

......جاری ہے......

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

تحریر: مولانا مفتی نجیب اللہ عمر

(دوسری قسط)

ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بدلنے کی عادت

(۱) عَلَیْہِمْ کو "لَھُمْ" سے بدل دیا:

احمد رضا خان نے قرآن مجید کی آیت اسطرح نقل کی ہے

"کلا سیکفرون بعباد تھم ویکون ونلھم ضداً"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۳۶ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یوں ہیں

"کلا سیکفرون بعبادتھم ویکونون علیھم ضداً" (الآیۃ)

(سورۃ مریم آیت نمبر ص ۸، پ ۱۶)

(غلطی) خان صاحب بریلوی نے آیت میں "عَلَیْہِمْ" کی جگہ "لَھُمْ" لکھ دیا ہے جو واضح غلطی ہے اور احمد رضا کے سوءِ حافظہ کی گواہی ہے۔

(۲) آیت میں تبدیلی کا ایک اور انداز:

احمد رضا نے آیت کریمہ یوں ذکر کی

"افنجعل المتقین کالفجار"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفہ ۱۸۵، نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یوں ہیں

"ام نجعل المتقین کالفجار" (الآیۃ)

(سورۃ ص آیت نمبر ۲۸)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا خان نے لفظ "اَمْ" کو حرف استفہام "أ" اور حرف عاطفہ "ف" سے بدل کر اپنی عادت تحریفی کا اظہار کیا ہے۔

(۳) ضمیر جمع کو واحد سے بدل دیا:

احمد رضا خان نے قرآنی آیت اس طرح پڑھی

"ومن یتوله منکم فانه منهم"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۸۸ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ آیت شریفہ اصل میں یوں ہے

"ومن یتولهم منکم فانه منهم" (الآیۃ)

(پ۶ المائدہ آیت ۵۱)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا نے ھُم جمع ضمیر کے بجائے ہ ضمیر واحد پڑھ دی جو احمد رضا کے ذوق تحریف کی واضح مثال ہے یا سوءِ حافظہ کی واضح مثال ہے۔

(۴) "کُنتُم" کو "أنتُم" سے تبدیل کردیا:

احمد رضا خان بریلوی نے آیت یوں درج کی

"قل أبالله وایته ورسوله أنتم تستهزء ون"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفہ ۲۰۱ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ قرآن میں آیت کریمہ اسطرح ہے.

""قل أبالله وایته ورسوله کنتم تستهزء ون" (الایة)

(پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۶۵)

ترجمہ احمد رضا: تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۰۱ نوری کتب خانہ لاہور)

(غلطی) اس آیت کریمہ میں احمد رضا نے لفظ "کُنتُم" کو "أنتم" سے بدل دیا۔ یہ احمد رضا کے عمدہ حافظہ کی گواہی ہے۔

(۵) "لَمّا" کو "لِما" کردیا:

فاضل بریلوی نے آیت شریفہ یوں لکھی ہے

"وان کل ذالك لِمَامتاع الحیٰوۃ الدنیا "

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صفحہ۳۳۱ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں آیت کریمہ یوں ہے۔

"وَاِنْ كُلُّ ذَالِكَ لَمَّا مَتَاعُ الحیٰوۃ الدُّنْیَا"۔

الزخرف آیت۳۵

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا نے "لَمّا" (لام مفتوح و میم مشدد) کو "لِمَا" لام مکسور و میم مخفف سے بدل دیا جو احمد رضا کے سوء حافظہ اور تحریف کی آئینہ دار ہے۔

(۶) "بمخرجین" کو "بخارجین" سے بدل دیا:

ایک مقام پر احمد رضا خان بریلوی نے آیت اس طرح لکھی ہے

"وما هم منها بِخارجین"

ترجمہ احمد رضا: اور وہ لوگ جنت سے کبھی نہ نکلیں گے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صفحہ۳۴۹ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں آیت شریفہ یوں ہے۔

"وما هم منها بمخرجین" (الآیة)

(پ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۴۸)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا نے "مخرجین" (ثلاثی مزید کے صیغہ اسم مفعول) کو "خارجین" ثلاثی مجرد (کے صیغہ اسم فاعل) سے تبدیل کر کے اپنے محرف ہونے کا ثبوت دیا ہے یا حافظہ کی کمزوری کے وجہ سے ایسا کیا ہے۔

(۷) "اِنّا" کو "اَنَا" سے بدل دیا:

احمد رضا خان بریلوی نے قرآن مجید کی آیات یوں لکھی۔

"انا بُراء منکم ومما تعبدون من دون الله"

ترجمہ احمد رضا: ہم بیزار ہیں تم سے اور اللہ کے سوا تمھارے معبودوں سے ہم تم سے کفر و انکار رکھتے ہیں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۳۶ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ قرآن پاک میں ہے۔

"اِنَّا بُرءٰؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ"۔(الآیۃ)

(۲۸،الممتحنہ آیت ۴)

(غلطی) یہاں پر احمد رضا خان نے "اِنّ" حروف تحقیق کو چھوڑ دیا اور "انا" ضمیر واحد متکلم کا اضافہ کر دیا اور ترجمہ بھی متکلم کا کیا ہے "اِنّ" کا ترجمہ چھوڑ دیا۔

(۸) "ف" کو "الّا" سے بدل دیا:

خان صاحب بریلوی نے قرآن مجید کی آیت اس طرح درج فرمائی ہے۔

"اِلاّمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃ"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۵۲ نوری کتب خانہ لاہور)

جبکہ قرآن مجید میں یہی آیت اسطرح ہے

"فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ "(الآیۃ)

(پ ۶،سورۃ المائدہ آیت ۳)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا خان نے "الاّ" لکھ کر "ف" کو حذف کر دیا۔

(۹) "لَعَلَّھُمْ بِلِقَاءِ رَبِّھِمْ" کو "لِقَوْم" سے بدل دیا:

ایک سائل نے رضا خانی مذہب کے پیشوا احمد رضا سے سوال میں آیت اس طرح پڑھی۔

"ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسٰی الکتاب تَمَا مًا علی الذی احسن وتفصیلاً لکل شیء وّھدیً وّرَحْمَۃ لقوم یُؤمِنُوْن"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوئم صفحہ ۲۲۸ نوری کتب خانہ لاہور اشاعت ۲۰۰۰)

دراصل یہ آیت کریمہ اس طرح ہے:

"ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسٰی الکتاب تَمَا مًا علی الذی احسن وتفصیلاً لکل شیء وّھدیً وّرَحْمَۃ لعلّھم بلقاء ربھم یؤمِنُوْن" (الانعام آیت

لیکن صاحب نے سائل کے اس آیت کریمہ کو غلط پڑھنے پر نہ ہی اس کی اصلاح کی ہے اور نہ

ہی کوئی نوٹس لیا ہے اور ظاہر ہے اس طرح اسی وقت ہو سکتا ہے جب حافظہ کمزور ہو۔

"لفظ چھوڑ دینے کا مرض"

(۱۰) لفظ "قَد" چھوڑ دیا:

احمد رضا خان نے قرآن کی آیت اس طرح درج کی ہے۔

"آلئٰن وعَصَيْتَ قَبْلُ"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۳۷ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں یہ آیت کریمہ یوں ہے۔

آلْئٰنَ وَقَدْعَصَيْتَ قَبْلُ"۔(الآية) (پ۱۱، سورۃ یونس آیت ۱۹)

(غلطی) اس آیت کے نقل میں احمد رضا نے لفظ "قَد" دیدہ دانستہ یا نادانستہ طور پر چھوڑ دیا جوانکی تحریفی عادت یا سوء حافظہ کی نشانی ہے۔

(۱۱) "واؤ" عاطفہ کو ترک کر دیا:

فاضل بریلوی نے قرآن کی آیت یوں لکھی:

"اَضَلَّهُ اللهُ عَلىٰ عِلْمٍ" (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۴۷ نوری کتب خانہ لاہور)

دراصل قرآن کی آیت اس طرح ہے۔

"وَاَضَلَّهُ اللهُ عَلىٰ عِلْمٍ" (پ۲۵ سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا بریلوی نے دانستہ یا نادانستہ طور پر قرآن کی آیت میں سے حرف "واؤ" نکال دیا جوانکی پرانی عادت کی مظہر ہے۔

(۱۲) "هذا" اور لفظ "رَبكُمْ" غائب کر دیا:

خان صاحب بریلوی نے قرآن کی آیت شریفہ اسطرح لکھی ہے۔

"بلى اِنْ تصبروا وتتقوا وياتوكم من فورهم يمددكم بخمسة ....."

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۹۵ نوری کتب خانہ لاہور)

جبکہ قرآن پاک میں یہی آیت ان الفاظ کے ساتھ ہے۔

"بلیٰ إنْ تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمدد کم ربکم

بخمسة الاف من الملائکة مُسَوِّمِین "(الآیة)

(پ۴، سورۃ ال عمران ۱۲۵)

(غلطی) آیت میں احمد رضا نے لفظ "ھٰذا" اور لفظ "رَبکُم" چھوڑ دیا ہے جس سے انکی تحریفی عادت یا گندذہنی ظاہر ہورہی ہے۔

(۱۳) "لِیَبْلُغَ فَاہ" کو حذف کردیا:

بریلوی رضاخانی مذہب کے پیشواء نے آیت اسطرح ذکر کی ہے۔

"کباسط کفیه الٰی الماء وماھو ببالغه"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوئم صفحہ ۲۴۲ نوری کتب خانہ لاہور)

قرآن مجید میں آیت شریفہ کے الفاظ یہ ہیں۔

"کباسط کفیه الٰی الماء لیبلغ فاہ وماھو ببالغه"

(پ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۱۴)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا بانی مذہب رضاخانیت نے آیت کریمہ کے پورے جملے کو بالکل اڑادیا جو انکے قوت حافظہ یا ذوق تحریف کی مانند آفتاب گواہی ہے۔

"لفظ زیادہ کرنے کی خصلت"

(۱۴) "واؤ" زیادہ کردیا:

بریلوی حضرات کے بڑے حضرت نے آیت کریمہ بایں الفاظ نقل کی ہے۔

"وما کان اللّٰہ لیذر المومنین"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۴۵ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں آیت کے الفاظ اسطرح ہیں۔

"ما کان اللّٰہ لیذر المؤمنین "(الآیة) (پ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۷۹)

(غلطی) اس آیت میں خان صاحب بریلوی نے اپنی پرانی عادت کی وجہ سے قرآن میں لفظ

"واؤ" زیادہ کردیا۔

"ترتیب بدلنے کا عادت"

(۱۵) آیت کریمہ کی ترتیب بدل دی:

رضا خانی جماعت کے اعلیٰ حضرت نے آیت مبارکہ اس طرح بیان کی ہے۔

"وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُم اَذًى كَثِيْراً"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۶۰ نوری کتب خانہ لاہور اشاعت ۲۰۰۰ء)

اور ترجمہ بھی اسی محرف ترتیب کے مطابق نقل کیا ہے۔

ترجمہ احمد رضا: البتہ تم مشرکوں اور اگلے کتابیوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔ (ملفوظات ص ۱۶۰ حصہ دوئم)

جبکہ اصل آیت کریمہ کی ترتیب اس طرح ہے۔

"وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُم وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْراً"۔ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۸۶)

(غلطیاں) اس آیت میں احمد رضا خان نے "الذین اوتو الکتاب من قبلکم" کو "وَمِنَ الذین اشرکوا" سے پہلے بیان کردیا اور "واؤ" جو کہ "مِنَ الذین" سے پہلے تھا اسے "الذین اوتو الکتاب" سے پہلے ذکر کردیا۔

اور یہ سب تبدیلی کے ساتھ آیت کے ترجمہ میں بھی غلط ترتیب والا ترجمہ کیا (جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے)

اور آیت کے شروع والے "واؤ" کا ترجمہ چھوڑ دیا یہ سب احمد رضا کے قوت حافظہ کا کرشمہ ہے یا پھر ذوق تحریف کی کارستانی ہے۔

اس آیت کا ترجمہ احمد رضا نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس طرح کیا ہے۔

ترجمہ احمد رضا: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ بُرا سنو گے۔

(کنز الایمان مع نور العرفان (تحت ہذہ الآیۃ) پیر بھائی کمپنی لاہور)

''احادیث کے نقل کرنے میں غلطیاں''

(ا) حدیث میں کمی بیشی کی پہلی مثال:

احمد رضا خان حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

حدیث میں ہے۔

''انا نخاف لو متَّ علیٰ ذالک علیٰ غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم''

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۱۶ نوری کتب خانہ لاہور۔ اشاعت ۲۰۰۰ء)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۱۵۔ حامد اینڈ کمپنی لاہور)

اصلی الفاظ یوں ہیں۔

''عن سلیمان قال سمعتُ زید بن وهب قال رای حذیفةُ رجلاً لَمْ یتمّ الرکوع والسجود وقال ماصلیت ولو مُتَّ، مُتَّ علیٰ غیر الفطرۃ التی فطرَ اللہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم''

(صحیح البخاری ص ۱۰۹ جلد اول الجزء ۳ کتاب الاذان۔ باب اذا لم یتم الرکوع۔ قدیمی کتب خانہ)

(صحیح البخاری۔ کتاب الاذان باب اذا لم یتم الرکوع۔ الحدیث ۷۹۱ ج ۱ ص ۲۷۸)

(دارالکتب العلمیہ بیروت)

حدیث کے نقل میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث کے الفاظ میں احمد رضا خان نے ''انا نخاف'' کے الفاظ کا اضافہ کر دیا اور اس اضافے کو کاتب یا ناشر کی غلطی بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اسلئے کہ اس لفظ کا ترجمہ بھی احمد رضا نے کر دیا کہ ''ھم اندیشہ کرتے ہیں''

(۲) اور اس حدیث میں ''مت'' کا لفظ دو دفعہ مذکور تھا۔
لیکن احمد رضا نے ایک دفعہ ذکر کیا

(۳) اور اصل حدیث میں ''ذالك'' کے الفاظ نہیں ہیں لیکن خان صاحب نے اس کا بھی

اضافہ کر دیا۔

(۴) اور ''التی فطر اللہ محمد ﷺ '' کو احمد رضا نے ''ای غیر دین محمد ﷺ '' سے تبدیل کر دیا۔

۲) تاخیر فجر والی حدیث کے نقل میں درجن بھر غلطیاں:

احمد رضا خان لکھتے ہیں:

اور حدیث میں ہے جیسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے دس صحابہؓ سے روایت کیا کہ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم صبح کو نماز فجر کیلئے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ اور حضور ﷺ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی ''حتیٰ کدنا ان نترای الشمس '' یعنی قریب تھا کہ آفتاب طلوع کر آئے کہ اتنے میں حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھائی پھر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو۔ کیوں دیر ہوئی سب نے عرض کی ''اللہ و رسولہ اعلم'' اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: ''اتانی ربی فی احسن صورۃ ''۔ میرا رب (عزوجل) سب سے اچھی تجلی میں میرے پاس تشریف لایا یعنی میں ایک دوسری نماز میں مشغول تھا، اس نماز میں عبد درگاہ معبود میں حاضر ہوتا ہے اور وہاں خود ہی معبود کی عبد پر تجلی ہوئی ''قال یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلیٰ '' اس نے فرمایا اے محمد ﷺ یہ فرشتے کس بات میں مخاصمہ اور مباحات کرتے ہیں، ''ففلتُ لا ادری '' میں نے عرض کی کہ میں بے تیرے بتائے کیا جانوں ''فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانامله بین ثدیی فتجلّٰی لی کل شئی و عرفت '' تو رب العزت نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور اسکی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور میرے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

صرف اسی پر اکتفا نہ فرمایا کہ کسی وہابی کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ کل شئے سے مراد ہر شئی متعلق بشرائع ہے بلکہ ایک روایت میں فرمایا ''مافی السمٰوات والارض '' میں نے جان لیا جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ الخ

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۲۹۔ ۳۰ نوری کتب خانہ لاہور۔ اشاعت ۲۰۰۰ء)

اصل الفاظ اس طرح ہیں:

یہ حدیث ترمذی صفحہ ۲۶۹ اور صفحہ ۶۳۰ جلد ثانی، ابواب التفسیر میں ہے۔

(۱) احمد رضا خان نے صحابہؓ کی طرف یہ بات بھی منسوب کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "ایک روز ہم صبح کو نماز فجر کیلئے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے"۔

ترمذی کی اس روایت میں یہ الفاظ کسی ایک صحابیؓ سے بھی مروی نہیں ہیں۔ یہ خان صاحب کا اضافہ ہیں۔

(۲) اور بانیٔ رضا خانیت نے صحابیؓ کے اگلے الفاظ یوں نقل کئے ہیں۔

"حتیٰ کدنا ان نترای الشمس"

جبکہ اصل الفاظ یوں ہیں۔

"حتیٰ کدنا نترای عین الشمس"

(ترمذی ۶۳۰ جلد ثانی، ابواب التفسیر، تفسیر سورۃ ص)

(۳) احمد رضا خان نے اِن الفاظ میں "اَنْ" کو اپنی طرف سے حدیث میں داخل کر دیا۔ اور لفظ "عین" کو حدیث میں سے نِکال دیا۔

(۴) اور بابائے بریلویت نے اس جگہ نبی ﷺ کی طرف اس بات کو بھی منسوب کیا ہے کہ:

"تم جانتے ہو کیوں دیر ہوئی"

یہ الفاظ ترمذی کی روایت میں بالکل بھی نہیں ہیں بلکہ اس جگہ میں یہ ارشاد ہے:

"فقال لنا علیٰ مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا فقال اما انی سا حد ثکم ما حبسنی عنکم الغداۃ" (ترمذی صفحہ ۶۳۰ جلد ثانی)

(۵) اور خان صاحب کا صحابہ کرامؓ کی طرف اس قول کا منسوب کرنا بھی حدیث میں زیادتی ہے کہ "سب نے عرض کی اللہ و رسولہ اعلم" اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔

اس لیے کہ یہ الفاظ بھی ترمذی کی اس روایت میں بالکل ناپید ہیں اور یہ الفاظ بھی احمد رضا خان کی ضعف حافظہ اور ذوق تحریف کے آئینہ دار ہیں۔

(۶) اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی تفصیلی روایت میں احمد رضا نے یہ الفاظ نقل کیے

"اتانی ربی فی احسن صورۃٍ"

جبکہ اس روایت میں یہ الفاظ اس طرح ہیں:

"فاذا انا بربّی تبارك وتعالیٰ فی احسن صورۃٍ" (ترمذی ۶۳۰ جلد دوم مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۷) اسکے علاوہ رضا خانی پیشوا کا نبی ﷺ کی طرف اس بات کا منسوب کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے کہ:

''میں ایک دوسری نماز میں مشغول تھا اِس نماز میں عبد درگاہ معبود میں حاضر ہوتا ہے اور وہاں خود ہی معبود کی عبد پر تجلی ہوئی''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ 29 نوری کتب خانہ لاہور۔ اشاعت سنہ ۲۰۰۰)

اس لئے کہ حدیث میں یہ الفاظ سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔

(۸) اور احمد رضا نے حدیث کے اگلے الفاظ کچھ یوں نقل کیے ہیں:

''فقال یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلیٰ''

جبکہ اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

"فقال یا محمد قلت رب لبیك قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ"

اس مقام پر احمد رضا نے ''قلت رب لبیك '' کے الفاظ بالکل غائب کر دیے۔

(۹) احمد رضا کے نقل کردہ حدیث کے جملہ ''فقلت لا ادری '' میں ''ف'' کا اضافہ ہے۔ یہ اصل حدیث میں موجود نہیں ہے۔

(۱۰) اور'' فرأیته وضع کفه بین کتفی '' کو احمد رضا نے ''فوضع کفه بین کتفی '' سے بدل دیا۔

(۱۱) اصل حدیث میں ''قد وجدتُ بردانامله '' ہے جیسے احمد رضا نے ''فوجدت '' بنا دیا اور ''قدُ'' کو بالکل غائب کر کے اسکی جگہ ''فا'' کا اضافہ کر دیا۔

(۱۲) اور احمد رضا نے دوسری روایت کے جملے ''فعلمتُ ما فی السمٰوت ومافی الارض'' کو ''ما فی السمٰوات والارض '' سے بدل دیا۔

۳) نقل حدیث میں غلطی کی ایک اور مثال:

عرض: اگر کوئی تنہا خشوع کیلئے نماز پڑھے اور عادت ڈالے تاکہ سب کے سامنے بھی خشوع ہو تو یہ ریا ہے یا کیا۔۔؟

ارشاد: یہ بھی ریا ہے کہ دل میں نیت غیر خدا ہے۔ یہاں ایک حدیث وہابی کُش بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق ہے، عادتِ کریمہ تھی کہ کبھی شب میں اپنے اصحاب کا تفقد احوال فرماتے۔ مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق اکبر پر گزر فرمایا۔ صدیق اکبرؓ کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں، فاروق اعظمؓ کی طرف تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

بلالؓ کی طرف تشریف لے گئے۔ انھیں دیکھا کہ جابجا متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں صبح ہر ایک سے اسکے طریقے کا سبب دریافت فرمایا۔ صدیقؓ نے عرض کی "یا رسول اللہ اسمعت من اناجیہ"۔ میں جس سے مناجات کرتا ہوں، اسے سنالیتا ہوں یعنی اوروں سے کیا کام کہ آواز بلند کروں۔ فاروق نے عرض کی:

"یارسول اللہ اطرد الشیطان واوقظ الوسنان "میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں یعنی جہاں تک آواز پہنچے گی بھاگے گا۔ اور تہجد والوں میں جس کی آنکھ نہ کھلی ہو وہ جاگ کر پڑھے گا۔ اس لئے اس قدر زور سے پڑھتا ہوں حضرت بلال نے عرض کی: "یارسول اللہ کلام طیب یجمع اللہ بعضہ مع بعض "پاکیزہ کلام ہے کہ اللہ اس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے۔ (کچھ آگے لکھا ہے)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "کلکم قد اَصَاب "تم سب ٹھیک پر ہو مگر اے صدیق تم آواز قدرے بلند کرو۔ اور اے فاروق تم قدرے پست اور اے بلال تم سورت ختم کر کے دوسری سورت کی طرف چلو۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۵۴ نوری کتب خانہ لاہور)

یہ روایت ابوداؤد ۱۹۶، ۱۹۷ کتاب الصلوٰۃ باب فی رفع الصوت بالقراۃ حدیث نمبر ۱۳۲۹، ۱۳۳۰ مکتبہ رحمانیہ لاہور میں ہے۔

(۱) احمد رضا نے حضرت ابوبکرؓ کا قول ان لفظوں میں نقل کیا ہے:

"یارسول اللہ علیہ جل جلالہٗ اسمعت من اناجیہ"

جبکہ اصل حدیث میں الفاظ یوں ہیں:

"قداسمعتُ من ناجیتُ یارسول اللہ"

(ابوداؤد ۱۹۶، ۱۹۷ کتاب الصلوۃ باب فی رفع الصوت بالقراۃ حدیث نمبر ۱۳۲۹، ۱۳۳۰ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۲) اوراحمد رضا نے حضرت فاروق اعظمؓ کے الفاظ اس طرح ذکر کیے ہیں:

"یارسول اللہ اطرد الشیطان و اوقظ الوسنان"

حالانکہ اصل میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

"یارسول اللہ ﷺ اوقظ الوسنان و اطرُدُالشیطان"

(۳) اوراحمد رضا نے حضرت بلالؓ کا فرمان یوں ذکر کیا ہے:

"یا رسول اللہ کلام طیب یجمع اللہ بعضہ مع بعض"

اور حقیقت میں حضرت بلالؓ کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

"کلام طیب یجمعہ اللہ بعضہ الیٰ بعضٍ"

(ابوداؤد صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷ کتاب الصلوۃ باب فی رفع الصوت بالقراۃ حدیث نمبر ۱۳۲۹، ۱۳۳۰ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۴) اور اس حدیث ابوداؤ میں احمد رضا کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کردہ یہ جملہ: "اے بلال تم سورت ختم کر کے دوسری سورت کی طرف چلو" بالکل مذکور نہیں ہے۔ یہ احمد رضا کی طرف سے حدیث میں زیادتی ہے۔

(۴) حدیث میں اپنی طرف سے "تمامی" کے لفظ کا اضافہ:

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ: کعب بن مالکؓ عرض کرتے ہیں۔

"یا رسول اللہ اِنَّ مِن تَماَ مِی تَوْ بَتِی اَنْ انخلع من مالی صدقۃ الیٰ اللہ ورسولہ"

﴿ترجمہ﴾: "یارسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ اپنے مال سے باہر آؤں سب اللہ ورسول کے نام پر تصدق کر دوں۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۵۵ انوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ

اس حدیث کے الفاظ اصل میں اسطرح ہیں:

"وقال کعب بن مالکؓ قلت یارسول اللهﷺ ان من توبتی ان اُنخلع من مالی صدقة الیٰ الله والیٰ رسوله۔۔۔" الخ (صحیح البخاری جلد اول ۱۹۲ کتاب الزکاة۔باب لاصدقة الاعن ظهر غنی)

(غلطیاں)

(۱) اصل حدیث میں "تمامی" کا لفظ نہیں ہے جبکہ احمد رضا نے ذکر کیا ہے اور اسکا ترجمہ بھی کیا ہے۔

(۲) اور اصل حدیث میں "الیٰ رسوله" کا لفظ ہے حالانکہ احمد رضا نے "الیٰ" کو اُڑا دیا ہے۔

اس غلطی کو کاتب کی جانب بھی منسوب نہیں کیا جاسکتا اسلئے کہ ترجمہ میں بھی اس غلطی کو دھرایا گیا ہے۔

(۵) الفاظ حدیث بدلنے اور غائب کرنے کی عادت:

احمد رضا خان ایک روایت یوں نقل کرتے ہیں:

ام المؤمنین صدیقہؓ عرض کرتی ہیں: "یارسول الله تبتُ الیٰ الله و رسوله"

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: "یارسول اللہ میں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتی ہوں"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۵۵ نوری کتب خانہ لاہور)

اصل الفاظ:

حضرت ام المؤمنینؓ کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:

"عن عائشه زوج النبیﷺ ۔۔۔۔۔۔۔فقلتُ اتوبُ الیٰ الله والیٰ رسوله"

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب هل یرجع صفحہ ۷۷۸ ج ۲ قدیمی کتب خانہ بخاری صفحہ ۲۰۶ ج ۳ حدیث نمبر ۵۱۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

نقلِ حدیث میں غلطیاں:

اس حدیث کے نقل کرنے میں احمد رضا خان نے دو غلطیاں کی ہیں:

(۱) ایک یہ کہ ''اَتُوبُ''، فعل مضارع کے صیغہ واحد متکلم کو ''تُبتُ''، فعل ماضی کے صیغہ واحد متکلم سے تبدیل کر دیا۔

(۲) دوسرا یہ کہ اس میں لفظ ''الیٰ'' دو دفعہ مذکور تھا اور رضا خان نے اسے ایک دفعہ نقل کیا اور دوسری جگہ سے غائب کر دیا۔

(٦) المدینة خیر کو المدینه افضل سے بدل دیا:

خان صاحب بریلوی ایک حدیث کے الفاظ اس طرح لکھتے ہیں:

دوسری حدیث نص صریح ہے کہ فرمایا:

''المدینه افضل من مکّة'

﴿ترجمہ احمد رضا﴾ :مدینہ مکہ سے افضل ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۵۸ انوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ اس حدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں

''المدینة خیر من مکّه'' ترجمہ: مدینہ مکہ سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر حرف المیم حدیث نمبر ۴۴۵ ج ۴، ص ۲۸۸ دار احیاء التراث العربی)

نقل حدیث میں غلطیاں

(۱) نقل حدیث میں احمد رضا نے حدیث میں لفظ ''خیر'' کو ''افضل'' سے بدل دیا۔

(۲) اور ترجمہ بھی ''افضل'' کا کیا ہے اسلئے اس غلطی کو کاتب کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

(٧) تیراندازی اور تیرنا سیکھنے والی حدیث کی ترتیب بدل دیتے تھے:

احمد رضا نے ایک حدیث کچھ اس طرح لکھتے ہیں:

حدیث میں ارشاد ہوا:

"علّمُوا بنینکم الرّمْی و السباحۃ"

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: اپنے بیٹوں کو تیر اندازی اور تیرنا سکھاؤ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۶۱ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ یہ روایت کشف الخفاء (للعلامۃ اسماعیل بن محمد العجلونی الشافعی المتوفی ۱۱۶۳ ہجری) میں اس طرح ہے:

"علّموا بنینکم السباحۃ و الرّمْی"

ترجمہ: اپنے بیٹوں کو تیرنا اور تیر اندازی سکھاؤ۔

(کشف الخفاء صفحہ ۶۳ ج ۲ حدیث نمبر ۱۸۶۰ مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

غلطیوں کی نشاندھی:

(۱) اس حدیث میں خان صاحب نے "الرمْی" کو "السباحۃ" پر مقدم کردیا جبکہ اصل الفاظ اسطرح ہیں جیسے ہم نے نقل کئے ہیں۔

(۲) اور خان صاحب نے ترجمہ بھی پہلے "الرّمْی" کا کیا ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ کاتب یا ناشر کی غلطی نہیں بلکہ خود احمد رضا کا قصور ہے۔

(۸) "غیرہ" کے بجائے "معہ" نقل کردیا:

بانئ مسلک بریلویت حدیث کے الفاظ یوں لکھتے ہیں:

اور حدیث میں ہے: "کان اللہ ولم یکن معہ شئی"

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: ازل میں اللہ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

دراصل اس روایت کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:

"کان اللہ ولم یکن شئی غیرہ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ازل سے تھا اور اسکے علاوہ کچھ نہ تھا۔

(صحیح البخاری ۴۵۳ ج اول کتاب بدء الخلق۔ باب فی قول اللہ الخ قدیمی کتب خانہ)

نقل روایت کی غلطیاں:

اس روایت کے نقل کرنے میں بھی احمد رضا نے غلطی کی ہے۔

(۱) اصل حدیث کے لفظ ''غیرہ'' کو ''معہ'' سے بدل کر ترجمہ بھی ''معہ'' کا کر دیا۔

(۲) اور ''شئی'' کو بالکل آخر میں نقل کیا جبکہ یہ آخر میں نہیں بلکہ آخر سے پہلے مذکور تھا۔

(۳) اور احمد رضا کی طرف سے کئے گئے ترجمہ سے بھی یہ غلطی اور واضح ہوتی ہے کہ یہ کاتب اور ناشر کی نہیں بلکہ خود احمد رضا کی اپنی ہے۔ اور یہ احمد رضا کے حافظے کا کمال ہے۔

(جاری ہے)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

(قسط سوم)

(۹) لفظ بدلنے اور اضافے کی ایک اور مثال:

احمد رضا ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں:

''ہم نہ اسکی ذات سے بحث کر سکتے ہیں نہ اسکی کسی صفت سے حدیث میں ارشاد فرمایا: تفکروفی 'الاء اللہ ولاتفکروفی ذات اللہ فتھلکوا''

ترجمہ احمد رضا: اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو۔ اور اسکی ذات میں فکر نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۶۳ نوری کتب خانہ لاہور﴾

اصل الفاظِ حدیث:

حالانکہ حدیث کے الفاظ ایسے نہیں جیسے احمد رضا نے نقل کئے ہیں بلکہ اصل الفاظ یوں ہیں:

تفکروا فی خلق اللہ ولا تفکروافی اللہ فتھلکوا''(ابو الشیخ عن ابی ذر)

﴿کنز العمال کتاب الاخلاص قسم الاقوال حدیث نمبر ۵۷۰۲ ج ۳ ص ۴۷ ادارۃ تالیفات اشرفیہ﴾

غلطیاں:

(۱) اس روایت میں احمد رضا نے لفظ ''خلق اللہ'' کو ''آلاء اللہ'' سے بدل دیا۔

(۲) اور لفظ ''فی اللہ'' کو ''فی ذات اللہ'' سے تبدیل کر دیا اور حدیث میں اپنی طرف سے لفظ زائد کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا۔

(۳) اور اس جگہ احمد رضا نے حدیث کا جو ترجمہ کیا ہے وہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ یہ غلطی احمد رضا کی ہے اور انہی کے حافظے کا کمال ہے۔

(۱۰) حذف اور اضافہ کی عادت یہاں بھی پوری کر دی:

ایک جگہ احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''غزوہ بدر شریف میں مسلمانوں نے کفار کی نعشیں جمع کر کے ایک کنویں

میں پاٹ دیں۔ حضور ﷺ کی عادت کریمہ تھی جب کسی مقام کو فتح فرماتے تو وہاں تین دن قیام فرماتے تھے۔ یہاں سے تشریف لیجاتے وقت اس کنویں پر تشریف لے گئے جسمیں کافروں کی لاشیں پڑی تھیں اور انھیں نام بنام آواز دے کر فرمایا: ہم نے توپالیا جو ہم سے ہمارے رب نے سچا وعدہ (یعنی حضرت کا) فرمایا۔ کیوں تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ (یعنی نار کا) تم سے تمہارے رب نے کیا تھا۔ امیر المؤمنین فاروق اعظمؓ نے عرض کی'' یا رسول اللہ اجساد الاارواح فیھا ''یارسول اللہ کیا حضور بے جان جسموں سے کلام فرماتے ہیں۔ فرمایا: مَا اَنْتُمْ باسمع منھم۔ تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انھیں طاقت نہیں کہ لوٹ کر جواب دیں تو کافر تک سنتے ہیں''

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۸۳ نوری کتب خانہ لاہور﴾

اصل الفاظِ حدیث اور اسمیں نقل کی غلطیاں:

یہ روایت صحیح البخاری ۵۶۶ ج ۲ کتاب المغازی باب قتل ابی جہل میں ہے۔ لیکن احمد رضا نے حضرت عمرؓ کا قول صحیح نقل نہیں کیا حضرت عمرؓ کے قول کے الفاظ یہ ہیں۔

"یارسول اللہ ماتکلم من اجسادٍ لا ارواح لھا"

(۱) جبکہ احمد رضا نے ''ماتکلم'' کے جملہ کو اور ''مِن'' کو غائب کر دیا۔

(۲) اور دوسرے جملہ میں ''لِما اقول'' کو حذف کر دیا۔

(۳) اور مگر انھیں طاقت نہیں (سے) سنتے ہیں (تک) کا جملہ حدیث کے ترجمہ میں بڑھا دیا۔

(۱۱) لفظ ''بشئی'' کو ''الشَّیب'' سے بدل دیا

عرض: حضور ایک کتاب میں میں نے دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے وقت ریش مبارک میں خضاب تھا.....

ارشاد: خضاب سیاہ یا اسکی مثل حرام ہے۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے ''غیرِّوا هذا الشیب و لاتقربوا السواد''

ترجمہ احمد رضا: اس سپیدی کو بدل دو اور سیاہ کے پاس نہ جاؤ۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۰۴ نوری کتب خانہ لاہور﴾

حدیث اصل الفاظ:

احمد رضا نے جن لفظوں کے ساتھ صحیح مسلم شریف سے حدیث نقل کی ہے ان الفاظ کی حدیث مسلم شریف میں بالکل موجود نہیں ہے۔

بلکہ اصل میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔

"غیروا ھذا بشیئی واجتنبوا السواد"

ترجمہ: اس کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاھی سے بچو۔

(صحیح مسلم ص ۱۶۴ ج ۲ کتاب الزینۃ .باب استحباب الخضاب الشیب بصفرۃ حدیث ۲۱۰۲ مکتبہ دار ابن حزم بیروت)

نقلِ حدیث میں غلطیوں کی نشاندھی:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا خان نے "بشیئی" کو "الشیب" سے بدل دیا۔

(۲) اور "اجتنبوا" کو "ولاتقربوا" سے تبدیل کر دیا۔

(۳) اور پھر اس حدیث کا ترجمہ بھی کیا ہے جس میں یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ یہ احمد رضا کے سوا کسی اور کی غلطی نہیں ہے۔

(۱۴) حدیث میں لفظ "کَانَ" کم کر دیا:

مسجد کے آداب سے متعلق کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسجد میں چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی

"کان النبی ﷺ یکرہ العطسۃ الشدیدۃ فی المسجد"

ترجمہ احمد رضا: نبی ﷺ مسجد میں زور سے چھینک کو ناپسند فرماتے۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۱۸ نوری کتب خانہ لاہور﴾

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

"کان النبی ﷺ کان یکرہ العطسۃ الشدیدۃ فی المسجد"

﴿شعب الایمان للبیھقی ،فصل فی خفض الصوت بالعطاس حدیث نمبر ۵۳۰۶ ص ۳۲ ج ۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت﴾

نقل حدیث کی غلطی:

اس حدیث میں احمد رضا خان نے دوسری دفعہ کے لفظ ''کَانَ'' کو اڑا دیا۔ جو اصل حدیث میں موجود تھا۔

(۱۵) تبدیلی اور حذف کرنا ایک اور غلطی:

چھینک اچھی چیز ہے۔ اسے بدشگون جاننا مشرکین ہند کا ناپاک عقیدہ ہے۔
حدیث میں تو یہ ارشاد فرمایا:

''العطسة عند الحديث شاهد عدل''

ترجمہ احمد رضا: بات کے وقت چھینک عادل گواہ ہے۔
یعنی جو کچھ بیان کیا جاتا ہو۔ جس کا صدق و کذب معلوم نہیں اور اس وقت کسی کو چھینک آئے تو وہ اس بات کے صدق پر دلیل ہے۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۱۹ نوری کتب خانہ لاہور﴾

حدیث کے اصل الفاظ:

حالانکہ حدیث کے جو الفاظ احمد رضا نے نقل کئے ہیں وہ مکمل اسطرح ہیں۔

''عن قتاد قال قال عمر بن الخطاب: لعطسة واحدة عند حديث أَحبّ اليّ من شاهد عدل'' (الحكيم)

﴿کنز العمال کتاب الصحبة العطاس والتشميت، قسم الاقوال ۱۹ ج ۹ ص ۷۰۔ ۲۵ دار الکتب العلمیہ بیروت﴾

نقلِ حدیث میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے ''لعطسة'' کو ''العطسة'' سے
(۲) اور ''عند حديث'' کو ''عند الحديث'' سے بدل کر
(۳) لفظ ''واحدة'' اور
(۴) ''احب اليّ من'' کو حدیث میں سے اڑا دیا۔
(۵) اور احمد رضا کی اس غلطی کی نشاندہی اسکا ترجمہ کر رہا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ کاتب یا ناشر کی غلطی نہیں بلکہ احمد رضا کی ہے۔

(۱۶) الفاظ حدیث پورے نقل نہیں کیے:

خود حضور اقدس ﷺ نے ایک دنبہ کی ذبح میں فرمایا:

"بسم اللہ اللہ اکبر اللّٰھُمَّ عن محمدٍ واھل بیتہ"

دوسرے کی ذبح میں فرمایا:

"بسم اللہ اللہ اکبر اللّٰھُمَّ عمن لَمْ یضح من اُمّتی"

ترجمہ احمد رضا: یہ اس کی طرف سے جس نے میری امت میں قربانی نہیں کی۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۲۰ نوری کتب خانہ لاہور﴾

دوسری حدیث کے اصل الفاظ:

اس عبارت میں احمد رضا خان نے جو دوسری حدیث نقل کی ہے اُس کے الفاظ پورے نقل نہیں کیے۔ اور پوری حدیث یوں ہے:

"بسم اللہ اللہ اکبر اللّٰھُمَّ ھذا عنّی وعمن لَمْ یضح من اُمّتی"

﴿ابوداؤد ص ۴۰ جلد دوم حدیث ۲۸۱۰ کتاب الضحایا، باب فی الشاۃ یضحی بھا عن جماعۃ مکتبہ رحمانیہ لاہور﴾

نقل حدیث میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے لفظ "ھذا عنی" اپنی پرانی عادت کی بنیاد پر بالکل ہی حدیث میں سے غائب کردیا۔

(۲) اور ترجمہ بھی اپنے نقل کردہ الفاظ کا کیا ہے۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ کاتب کی غلطی نہیں۔ ہے۔

(جاری ہے)

﴿بقیہ صفحہ نمبر ۵۵: شاہ احمد نورانی اور تراب الحق قادری کافر ہیں﴾ ہم عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ حق اور باطل آپ کے سامنے ہے چاہیں تو حق قبول کریں چاہیں تو باطل یعنی بریلویت قبول کر کے نقصان کے حقدار بنیں۔

فقیر کے پاس اس سلسلہ میں مزید بھی کافی مواد موجود ہے وقت کی کمی اور دیگر بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اس وقت صرف اسی پر اکتفاء کرتا ہوں وہ بریلوی جو ہم سے گلہ کرتے ہیں کہ آپ ہمیں ناحق کیوں کہتے ہیں وہ آنکھیں کھول کر پڑھیں کہ تم لوگوں کا ناحق ہونا تو اس قدر واضح ہے کہ خود تمہارے اپنے تمہیں غلط کہہ رہے ہیں تو ہم سے کیا گلہ؟ ہم تو ان فتووں کو سامنے لا کر تمہیں تمہارا چہرہ تمہارے ہی کے آئینہ میں دکھا رہے ہیں۔

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

(قسط چہارم)

۱۹) حدیث میں تبدیلی کا قصور:

عرض: علاج کرنا سنت ہے یا نہ کرنا؟

ارشاد: دونوں سنت ہیں۔ یہ بھی ارشاد ہوا ہے "تداء وا عباد اللہ فان الذی انزل الداء انزل الدواء لکل داءٍ"

ترجمہ احمد رضا: علاج کرواے اللہ کے بندوں کہ جس نے مرض اتارا ہے اس نے ہر مرض کی دوا بھی اتاری ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۵۴ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

اس حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں:

"تداو وعباداللہ فان اللہ لایضع داءً اِلاَّ وَضَعَ لَہٗ دواءً" (عن اسامۃ بن شریک)

(کنزالعمال، کتاب الطب: الباب الاول فی الطب حدیث ۲۸۰۷۲ حدیث ۲۸۰۸۹ ج ۱۰ ص ۳۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حدیث کے لکھنے میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا خان نے اپنے سوء حافظہ یا عادتِ تحریفانہ کی بنیاد پر "فان اللہ" کے بجائے "فان الذی" لکھ دیا۔

(۲) اور حدیث کے اگلے پورے جملے کو اپنی طرف سے بدل دیا اصل الفاظ یوں تھے

"لایضع داء اِلاَّوضع لہٗ دواءً"

لیکن احمد رضا نے یہ الفاظ بدل کر اسطرح لکھ دیئے:

"انزل الداء انزل الدواء لکل داءٍ"

(۳) اور ترجمہ بھی اسی طرح کیا ہے جسطرح کے الفاظ نقل کیے ہیں جو اس بات کی گواہی ہے کہ اسمیں احمد رضا کے سواء کسی کا قصور نہیں۔

۲۰) تبدیلی الفاظِ حدیث کی ایک نئی مثال:

صدیقؓ وفاروقؓ کے وصال کو تیرہ سو برس ۱۳۰۰ سے زائد ہوئے۔ اسوقت تک تبرے سے انھیں نجات نہیں یہ کیوں۔ اسلئے کہ غاشیہ اٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اھل باطل کا" رحم اللہ عمر ترکه الحق ماله من صدیق"۔ اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اسے ایسا کر دیا کہ اسکا کوئی دوست نہ رہا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۶۰،۲۶۱ نوری کتب خانہ لاہور)

روایت کے اصل الفاظ:

اس حدیث میں عربی جملہ کے الفاظ اصل میں اسطرح ہیں:

"رحم الله عمر تركه الحق ليس له من صديق"

(التمہید لابن عبداللہ ج ۵ ص ۱۳۲ مکتبہ)

غلطی کی نشاندھی:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے "لَیسَ" کو "ما" سے بدل دیا اور یہ بھی احمد رضا کی قوت حافظہ کی بہترین دلیل ہے۔

۲۱) تبدیلی اور بڑھانے کا جرم:

بعض صحابہ کرامؓ نے جو نئے مسلمان ہوئے تھے نماز میں حضور اقدس ﷺ پر سبقت کی بعد نماز کو حضور نے ارشاد فرمایا۔

"اترون ان قبلتي امامي اني اری من خلفي كما اری من امامي"

ترجمہ احمد رضا: کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کو ہے۔ میں ایسا ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۶۸ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

"هل ترون قبلتي ها هنا أني ارئ من خلفي كما ارئ من امامي"

(المعجم الاوسط، حدیث ۳۹۶۶ ج ۳ ص ۳۰۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث کی نقل کی غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے "ھل" کو "أ" سے

(۲) اور ''ھاھنا'' کو ''امامی'' سے تبدیل کر دیا۔

(۳) اور پھر اپنی طرف سے ''قبلتی'' سے پہلے ''انّ مشہ بالفعل'' بڑھا دیا اور یہ سب احمد رضا کی ذہانت اور حافظ کی کارستانی ہے یا پھر ذوق تحریف کا نمونہ ہے۔

(۲۲) الفاظ حدیث میں بے ترتیبی:

''چھپا کر دینا محتاجوں کو اعلیٰ و افضل ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا:

''صدقة السرّ تدفع ميتة السوء وتطفئ غضب الربّ''

ترجمہ احمد رضا: چھپا کر صدقہ دینا بُری موت سے بچاتا ہے اور رب العزت جل جلالہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۷۴ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

اس مذکورہ بالا حدیث کے اصل لفظ یوں ہیں:

''صدقه السرّ تطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء''

(المعجم الکبیر حدیث ۱۰۱۸ جلد ۱۹ ص ۴۲۱، صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ باب صدقۃ التطوع حدیث ۳۲۹۸ ج ۵ ص ۱۳۱)

احمد رضا نے اس حدیث کی ترتیب بدل دی ہے اور ''تطفي غضب الرّب'' (جو کہ مقدم تھا) اسے مؤخر کر دیا اور

''تدفع ميتة السوء'' (جو کہ مؤخر تھا) اسے مقدم کر دیا۔

اور ترجمہ بھی اسی غلط ترتیب کے مطابق کیا ہے جو کہ احمد رضا کی کند ذہنی کی زندہ مثال ہے۔

۲۳) حدیث میں اضافہ کرنے کی غلطی:

(پھر فرمایا) زندگی میں اپنے واسطے صدقہ کرنا بعد موت کے صدقہ سے افضل ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا۔

''افضل الصدقة ان تصدق وانت صحيح شحيح ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا الا و قد كان لفلان تامل الغنى وتخشى الفقر''

ترجمہ احمد رضا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تو صدقہ کرے اس حال میں کہ تو تندرست ہو اور مال پر حریص۔ خواہشمندی سے دولت کی تمنا رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو یہ

نہ ہو کہ جب دم گلے میں اٹکے اس وقت کہے کہ فلاں کو اتنا فلاں کو اتنا کہ اب تو فلاں کیلئے ہو ہی چکا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۷۴ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ حدیث کے الفاظ اصل میں ایسے ہیں:

"قال رجل للنبی ﷺ ای الصدقة افضل قال ان تصدق وانت صحیح حریص تامل الغنی وتخشی الفقر ولاتمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلانٍ كذا ولفلانٍ كذا وقد كان لفلانٍ"

(بخاری ص ۳۸۴ جلد اول، کتاب الوصایا، باب الصدقة عند الموت۔ قدیمی کتب خانہ)

نقلِ حدیث میں غلطیاں:

(۱) بانی بریلویت احمد رضا نے اس حدیث کی ابتداء میں "افضل الصدقه" کو جوابا بڑھا دیا ہے۔

(۲) اور لفظ "حریص" ہٹا کر اپنی طرف سے لفظ "شحیح" زائد کر دیا۔

(۳) اور لفظ "تامل الغنی وتخشی الفقر" جو کہ "حریص" کے بعد تھا اسے احمد رضا نے حدیث سے بالکل آخر میں کر دیا۔

(۴) اور "وقد کان لفلان" کو خان صاحب نے "الاوقد کان لفلان" سے بدل دیا۔

۲۴) "خیر هم" کے بجائے "آخر هم" لکھ دیا اور اضافہ کر دیا:

عرض: حضور وسط کے معنیٰ افضل کے بھی آتے ہیں جیسے "وجعلنکم امة وسطاً"

ارشاد: ہاں وسط کیلئے افضلیت لازم ہے آیت کے معنیٰ یہ ہیں "ہم نے تم کو بہتریں امت بنایا۔

حدیث میں ارشاد ہوا۔

"انتم تتمون سبعین اُمّة من قبلكم وانتم آخر هم"

ترجمہ احمد رضا: تم سے پہلے ۶۹ امتیں گزریں اور تم سب سے پچھلے ہو۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۸۶ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

حالانکہ حدیث کے الفاظ اس طرح وارد ہیں:

"انتم تتمون سبعين اُمّة انتم خير ها"

(مستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابہ باب ذکر فضائل ھذہ الامۃ ج ۴ ص ۹۴ مکتبہ دار المعرفۃ بیروت دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۷)

نقل حدیث میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے لفظ "خیرھا" کو بدل کر "آخرھم" لکھ دیا جو خان صاحب کے قوت حافظہ کا نمونہ ہے۔

(۲) اور "من قبلکم" کا جملہ بھی اپنی طرف سے بڑھا دیا۔

(۳) اور "واؤ" کا اضافہ بھی اپنی جانب سے کر دیا۔

(۴) اور احمد رضا کی یہ سب غلطیاں انکے ترجمہ میں بھی نمایاں ہیں اسلئے ان غلطیوں کو کاتب یا مرتب یا ناشر کی طرف منسوب کرنا حقیقت کے ساتھ کھلا ظلم ہوگا۔

(۲۵) "آخر النبیین" کو "آخر الانبیاء" سے بدل دیا

احمد رضا خان ایک روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سب معراج رب العزۃ جل جلالہ نے حضور اقدس ﷺ سے ارشاد فرمایا
اغم علیک ان جعلتک آخر الانبیاء:"

ترجمہ احمد رضا: کیا تمہیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے تمھیں سب سے پچھلا نبی کیا عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمھاری امت کو اس بات غم ہوا کہ میں نے انہیں سب سے پچھلی امت کیا۔ عرض کی نہیں اے رب میرے۔ ارشاد فرمایا: میں نے انہیں اس لئے سب سے پچھلی امت کیا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رُسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رُسوا نہ کروں"۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۸۶ نوری کتب خانہ لاہور)

اصل حدیث کے الفاظ:

الخصائص الکبریٰ، باب کلامہ للہ عزوجل عند سدرۃ المنتھی جلد۲ ص ۳۳۱

"ھل غمک ان جعلتک اخر النبیین"

حدیث کے نقل میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا خان "ھل" کو "أ" سے تبدیل کر دیا۔

(۲) اور "غمک" کو "غم علیک" سے بدل دیا

(۳) اور "آخر النبیین" کو "آخر الانبیاء" سے تبدیل کر دیا۔

(۲۶) "ولا صورۃ" کو "او تصاویر" سے بدل دیا:

عرض: کُتے کا رواں تو ناپاک نہیں۔

ارشاد: صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے لیکن بلا ضرورت پالنا نہ چاہیے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔

حدیث صحیح ہے کہ جبریل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبریل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبریل دردولت پر حاضر ہیں۔ فرمایا کیوں۔ عرض کیا "انا لاندخل بیتاً فیہ کلب او تصاویر" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جسمیں کتا ہو یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔ پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلّا نکلا اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۹۲ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

"انا لاندخل بیتا فیه کلب ولا صورۃ"

(سنن ابی داؤد ص ۲۱۹ ج ۲ کتاب اللباس، باب فی الصور حدیث ۴۱۵۷)

غلطی کی نشاندہی:

احمد رضا نے اس حدیث میں "ولا صورۃ" واحد کو تصویر کی جمع "او تصاویر" سے بدل دیا۔

(جاری ہے)

ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ

(قسط پنجم)

لکھے محقق اہلسنّت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

(۵۱) مردوں سے مشابہت والی حدیث

''ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو مردانہ جوتا پہنے دیکھا اس پر بھی یہی حدیث روایت فرمائی کہ مردوں سے تشبیہ کرنے والیاں ملعون ہیں''۔ (ملفوظات، حصہ دوم ص ۲۰۵ نوری کتب خانہ لاہور)

جبکہ اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک عورت کو ''مردانہ جوتا پہنے دیکھا'' کے الفاظ احمد رضا کے اپنے ہیں اصل حدیث میں الفاظ اس طرح نہیں ہیں بلکہ اس طرح ہیں:

عن ابی ملیکة قال قیل ان امراة تلبس نعال قالت لعن رسول الله ﷺ الرجلة من النساء

(ابوداود: کتاب اللباس: باب فی النساء، حدیث ۴۰۹۹، ص ۲۱۲ ج ۲ مکتبہ رحمانیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ ایک عورت مردانہ جوتے پہنتی ہے تو آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے مردوں سے تشبہ کرنے والی عورت پر۔

(۵۲) حدیث رسول اللہ ﷺ انکار

عرض: حضور یہ بھی کوئی حدیث ہے

لا یقص الا امیرا او مامورا او مختال

ارشاد: یہ حدیث نہیں بلکہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے''۔ (ملفوظات: حصہ سوم، ص ۳۱۹ نوری کتب خانہ)

اس جگہ جواب میں احمد رضا خان نے بہت سخت ٹھوکر کھائی ہے اور ایک حدیث جو کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی تھی اس کا انکار کر دیا۔ دیکھیے ابوداؤد میں یہ روایت موجود ہیں اس کے الفاظ پڑھیں:

"عن عوف بن مالك الاشجعي قال سمعت رسول الله يقول لا يقص الا اميراو ماموراو مختال"

(ابوداؤد: کتاب العلم: باب فی القص حدیث ۳۶۶۵ ۔ج ۲ ص ۱۶۰)

(۵۳) حدیث خضاب کے نقل کرنے میں غلطی

تیسری حدیث میں ہے

من اختضب بالسواد سود الله وجهه يوم القيامة

جو سیاہ خضاب کرے اللہ قیامت کے روز اس کا منہ کالا کرے گا

(ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۰۴، نوری کتب خانہ)

حالانکہ حدیث کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:

من خضب بالسواد ۔۔الخ

(کنز العمال، ج ۶، ص ۲۸۴: کتاب الزینۃ حدیث ۱۷۳۲۹: مجمع الزوائد: کتاب اللباس: باب ما جاء فی الشیب، حدیث ۸۸۱۴، ج ۵، ص ۲۹۳)

اس حدیث میں احمد رضا خان نے لفظ "خضب" (باب تفعیل) کو "اختضب" (باب افتعال) سے بدل دیا اور یہ بھی احمد رضا خان کی قوت حافظ اور ذہانت کی کھلی دلیل ہے۔

(۵۴) حق مہر کی حدیث میں سخت غلطی

عرض: جو شخص مہر قبول کرتے وقت یہ خیال کرے کہ کون ادا کرتا ہے اس وقت تو قبول کرلو پھر دیکھا جائے گا۔ ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے

ارشاد: حدیث میں فرمایا ایسے مرد وعورت قیامت کے روز زانی زانیہ اٹھیں گے"۔ (ملفوظات: حصہ سوم، ص ۲۲۹ نوری کتب خانہ)

احمد رضا خان نے اس جگہ حوالے میں جو حدیث پیش کی اس کے الفاظ یہ ہیں:

"من تزوج بامرأة بصداق لا يريد ان يوديه جاء يوم القيامة زانيا"

(کنز العمال: کتاب النکاح الفصل الثالث فی الصداق: حدیث ۴۴۷۱۹، ج ۱۶ ص ۱۳۷)

کسی آدمی نے اگر کسی عورت سے نکاح کیا کچھ مہر مقرر کر کے اور وہ مرد مہر کی ادائیگی کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو ایسا شخص قیامت کے دن زانی اٹھے گا۔

مجمع الفوائد کے الفاظ یہ ہیں:

ایما رجل تزوج امراة علی ما قل من المهر اؤ اکثر لیس فی نفسه ان یو دی الیها حقها لقی الله یوم القیامة وهو زان"۔

(جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد: ج ۱ ص ۳۸۰ حدیث ۴۱۶۸، بحوالہ فاضل بریلوی کا حافظہ)

جس شخص نے کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اس عورت کے حق (مہر) کو ادا کرنا اس کے جی میں نہیں تو وہ شخص قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ زانی ہوگا"۔

قارئین کرام! احمد رضا خان سے پوچھے گئے سوال پر غور کیجئے کہ پوچھنے والا مرد کے فراڈ اور دھوکہ بازی کے متعلق سوال کر رہا ہے کہ ایک مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کر کے حق مہر ادا نہیں کرتا یا ہو مہر کے تقرر کے وقت ادیگی کی نیت نہیں کرتا تو صاف ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں غلطی صرف اور صرف مرد کی ہے عورت بالکل غلطی سے بری ہے۔ تو ایسی صورت میں گناہ بھی صرف مرد کو ملے گا اس میں بھلا عورت کا کیا قصور؟ بلکہ اس صورتحال میں تو وہ مظلوم ہے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن رضا خانی مذہب کے بانی اور قائد احمد رضا خان کی عقل وفکر پر داد دیجئے کہ وہ مرد ظالم کے گناہ کا بوجھ مظلوم عورت پر بھی ڈال رہے ہیں۔ اور ظلم بالائے ظلم کے اس مظلوم عورت پر دوسرا ظلم احمد رضا خان یہ کر رہا ہے کہ اسے زانیہ کہہ رہا ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اور پھر اس غلطی کو حدیث میں ملا کر بیان کر رہا ہے۔

(۵۵) حدیث خضاب میں تبدیلیاں

سنن نسائی شریف کی حدیث میں ہے کہ:

یاتی الناس یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یرحون رائحة الجنة، کچھ آئیں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے نیل گوں پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگیں گے۔

(ملفوظات: حصہ دوم، ص۲۰۴ نوری کتب خانہ)

احمد رضا خان نے سنن نسائی کے حوالے سے جس حدیث کو نقل کیا ہے وہ سنن نسائی کے کسی صفحے پر موجود نہیں بلکہ اصل حدیث ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

''عن ابن عباس رفعه انه قال قوم يخضبون بهذاالسواد آخر الزمان كحواصل الحمام لايريحون رائحة الجنة''۔

(نسائی کتاب الزینۃ: باب نہی عن الخضاب بالسواد، ج ۱ ص ۲۷۷۔ قدیمی کتب خانہ کراچی)

(۱) احمد رضا خان نے حدیث میں سے لفظ ''قوم'' ہٹا کر اس کی جگہ ''یاتی الناس'' کا خود ساختہ جملہ حدیث میں جڑ دیا۔

(۲) اور ''بهذا السواد'' کو ''بالسواد'' سے بدل دیا۔

(۳) اور حدیث میں موجود ''آخر الزمان'' کو حدیث سے بالکل غائب کر دیا۔ اور ترجمہ بھی خود ساختہ ترتیب کا کر دیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کسی کاتب وغیرہ کی غلطی نہیں ہے بلکہ اس کی پوری ذمہ داری احمد رضا خان پر ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)



بقیہ: گستاخ کا چہرہ......................................

کردی کیا وہ آپ (بریلوی) کے نزدیک فتوایے گستاخی کے زد میں نہیں آتے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی نے اپنے شعر میں مکی دور کے مصائب اور طرح طرح کے توہین آمیز سلوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اے میرے آقا و مولی! آپ کی اس عزت پہ لاکھوں سلام ہو جو مکی دور کی تیرہ سالہ ذلت کے بعد آپ کو عطاء کی گئی''۔

(لطمۃ الغیب: ص۴۳)

(جاری ہے)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

(قسط ششم)

محقق اسلام حضرت مولانا مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

نور سنت شمارہ ۴ میں احادیث کے نقل کرنے میں احمد رضا کی غلطیوں کی تعداد ۲۶ تک ہوئی تھی، شمارہ نمبر ۵ میں ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱ کے بجائے ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵ شائع ہو گیا تھا، قارئین تصحیح فرمالیں......ادارہ

(۳۲) حدیث میں لفظ ''منہم'' کا اضافہ

امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں تشریف لئے جاتے تھے ایک بد مذہب ملا ۔امام سے کہا میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں فرمایا میں سننا نہیں چاہتا اس نے کہا صرف ایک بات آپ نے چھنگلیا کے پہلے پورے پر انگوٹھا رکھ کر فرمایا ''ولا نصف کلمۃ'' آدھی بات بھی نہیں سنوں گا لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا از ایشاں منہم ہے۔

(ملفوظات: حصہ۴: ص۳۰۶ ۔نوری کتب خانہ)

اصل حدیث

اس جگہ احمد رضا خان نے حدیث کا کوئی حوالہ نہیں دیا اور ان لفظوں کے ساتھ ہمیں حدیث نہیں ملی سنن دارمی میں یہ روایت موجود ہے لیکن اس کے بھی صرف اتنے الفاظ ہیں:

''ان رجلا سال سعید بن جبیر عن شیء فلم یجبه فقیل له فقال ''از ایشاں''۔

(دارمی: باب اجتناب عن اهل الهواء حدیث ۳۹۹ ۔ج:۱ص۱۲۱)

حضرت سعید بن جبیرؒ نے فرمایا ''از ایشاں'' یہ فارسی کا لفظ ہے جس کا اردو میں معنی بنتا ہے ''ان میں سے'' اور عربی میں اس کا معنی ہے ''منهم'' حضرت سعید بن جبیرؒ نے جب یہ جواب دیا تو کسی محشی نے لفظ ''ایشاں'' کا عربی میں ترجمہ ''منهم'' لکھ دیا اور احمد رضا خان نے غلطی سے اسے بھی حدیث ہی کا جملہ سمجھ کر نوٹ کروا دیا۔

(۳۳) بنور اللہ کو من نور اللہ سے بدل دیا

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں

اتقوا فراسة المومن فانه ینظر من نور الله

مسلمان کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(ملفوظات: حصہ۱:ص۹۷ ۔حامد اینڈ کمپنی لاہور، ص۱۲۲ پروگریسو بکس لاہور)

حدیث شریف کے اصل الفاظ

حالانکہ حدیث شریف کے اصل الفاظ اس طرح ہیں

قال رسول الله ﷺ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله

(جامع ترمذی: ج ۲: ص ۶۱۴۔ ابواب التفسیر۔ باب سورۃ الحجر حدیث ۳۱۳۸)

اس حدیث میں احمد رضا خان صاحب نے لفظ ''ب'' (حرف جارہ) کو ''من'' سے تبدیل کردیا۔ اتنی عام اور مشہور حدیث میں غلطی کرنا احمد رضا خان کے ''ضعف حافظہ'' اور کند ذہنی کی علامت ہے، اور ساتھ ہی بریلوی محدث کیلئے تازیانہ عبرت ہے جو کہتا ہے کہ احمد رضا خان کی زبان وقلم نقطہ برابر خطاء کرے خدا نے اسے ناممکن فرمادیا۔

(۳۴) حدیث ربوا میں خطرناک غلطی

حدیث میں ہے من اکل درھم ربوا وھو یعلم انه ربوا فکانما زنٰی بامه ستا و ثلاثین مرة۔

جس نے دانستہ ایک درہم سود کھایا گویا اس نے چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کیا۔

(ملفوظات: حصہ دوم: ص ۲۱۳۔ نوری کتب خانہ)

اصل حدیث

احمد رضا خان نے اس حدیث کا حوالہ نہیں دیا جبکہ مشکوۃ میں یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے

قال رسول الله ﷺ درھم ربوا یاکله الرجل وھو یعلم اشد من ستة وثلاثین زنیة

(مشکوۃ المصابیح: ج ۱: ص ۲۴۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جسے آدمی سود جانتے ہوئے کھاتا ہے وہ چھتیس زنا سے زیادہ سخت ہے۔

حدیث میں کی گئی غلطیاں

(۱) احمد رضا نے اپنی نقل کردہ حدیث میں ''یاکلہ الرجل'' کا لفظ حذف کردیا۔

(۲) اور حدیث میں اپنی طرف سے لفظ ''من اکل'' کا اضافہ کردیا۔

(۳) اصل حدیث میں ''یعلم'' کا مفعول مذکور نہیں تھا لیکن احمد رضا نے ''انہ ربوا'' کو مفعول بنا کر اپنی طرف سے اس کا اضافہ کردیا۔

(۴) حضور ﷺ نے یوں فرمایا تھا:

"اشد من ستة و ثلاثین زنیة"

مگر احمد رضا خان نے سوء حافظ کی بنیاد پر اسی طرح نقل کردیا

"فکانما زنی بامه ستا و ثلاثین مرة"

ترجمہ: تو گویا اس نے اپنی ماں سے چھتیس بار زنا کیا

(۵) اصل حدیث میں ''بامہ'' (اپنی ماں سے) کا کوئی لفظ مذکور نہیں تھا لیکن احمد رضا خان نے حدیث میں اس جملہ کا اپنی جانب سے اضافہ کر دیا۔

(۶) رسول اکرم ﷺ کے ارشاد فرمودہ جملہ میں ''اشد'' مذکور تھا لیکن احمد رضا خان نے اس لفظ کی جگہ لفظ ''فکانما'' لکھ دیا جس سے حدیث کے معنی میں یہ تبدیلی پیدا ہو گئی کہ:

نبی اکرم ﷺ تو سود کے ایک درھم کو چھتیس زنا سے زیادہ سخت (گناہ کا باعث) قرار دے رہے تھے، اور احمد رضا خان نے سود کے ایک درہم کو چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کے برابر قرار دے دیا (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

(۷) اور رضا خان صاحب نے ترجمہ بھی حدیث کے انہی الفاظ کا کیا ہے جو اس نے نقل کئے تھے جس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یہ غلطی کسی کاتب یا ناشر و غیر ہما کی نہیں بلکہ خود احمد رضا خان کی ہے ایک ہی حدیث میں اس قدر غلطیوں سے بھی یہ بات ثابت ہو گئی کہ احمد رضا خان صاحب کی تعریف میں غلو کرنے والے رضا خانی جو کہتے ہیں کہ

''احمد رضا خان کو چودہ برس کی کتابیں حفظ تھیں''

بالکل غلط اور غیر مناسب تعریف کا ارتکاب ہے جس کا حقیقت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔

(جاری ہے)

انا للہ وانا الیہ راجعون

ملک کی مشہور اور عظیم دینی درسگاہ جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی کے قابل فخر استاذ حدیث حضرت مولانا اسماعیل صاحب کی شہادت، مولانا فیاض طارق کی دادی محترمہ، قاری غلام یاسین کے والد بزرگوار اور علامہ نور الحسن قادری کی والدہ محترمہ اور حافظ توقیر احمد کے بھائی کے انتقال پر ادارہ نور سنت ان کے غم میں برابر کا شریک ہے

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

قسط ہفتم

محقق اسلام حضرت مولانا نجیب اللہ عمر صاحب

۳۵......لفظ کلاھما کا اضافہ:

صحیح حدیث میں فرمایا:

الراشي والمرتشي كلاهما في النار رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(ملفوظات احمد رضا۔ص ۵۶ حصہ اول۔سن اشاعت ۲۰۰۰ نوری کتب خانہ لاہور)

اصل الفاظ یوں ہیں:

الراشي والمرتشي في النار رشوت لینے والا اور دینے والا جہنمی ہیں۔

(مجمع الزوائد کتاب الاحکام باب فی الرشاء حدیث: ۷۰۲۷ ج ۴ ص ۳۵۹ دار الفکر بیروت)

۳۶......حدیث میں اپنی طرف سے فاخبروہ کا اضافہ کر دیا:

عرض: داڑھی چڑھانا کیسا ہے؟

ارشاد: حدیث میں ہے من عقد لحيته فاخبروه ان محمدا صلى الله عليه وسلم منه برئ، جو شخص داڑھی باندھے اسے خبر دے دو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ (ملفوظات حصہ دوم: ۲۶۱۔ نوری کتب خانہ لاہور)

احمد رضا خان سے یہی سوال و جواب ملفوظات حصہ سوم میں بھی مذکور ہے وہاں احمد رضا خان نے اس طرح جواب دیا ہے۔

ارشاد: نسائی شریف میں ہے: من عقد لحيته فاخبروه ان محمد صلى الله عليه وسلم برئ منه الخ (ملفوظات: حصہ سوم ص ۲۶۱، نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل لفظ:

جب کہ نسائی شریف میں یہی روایت ان لفظوں کے ساتھ منقول ہے:

من عقد لحيته ان محمدا صلى الله عليه وسلم منه برئ

(سنن نسائی۔ کتاب الزینۃ۔ باب عقد اللحیۃ ج ۸ ص ۱۳۶۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

غلطیاں: حصہ دوم وسوم کے ان دونوں حوالوں میں احمد رضا نے حدیث میں " فاخبروہ" کے لفظ کا اضافہ کیا ہے اور حصہ سوم میں "منہ بریٔ" کو بریٔ منہ" سے تبدیل کردیا۔ اور ترجمہ میں بھی یہ اضافہ موجود ہے۔

۳۷...... تبدیلی اور اضافہ کا ایک نمونہ:

احمد رضا سود سے متعلق روایات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دوسری حدیث صحیح میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الربوا ثلاثۃ وسبعون حوبا ایسرھن ان یقع الرجل علی امہ

سود ۷۳ گناہ کے برابر ہے۔ جن میں سب سے ہلکا یہ کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے۔

(ملفوظات حصہ دوم ص ۲۱۲ و ۲۱۳۔ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

حالاں کہ حدیث کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:

الربو ثلاثۃ وسبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امۃ (عن ابن مسعود)

(کنز العمال۔ کتاب البیوع قسم الاقوال حدیث ج ۴ ص ۴۳، حدیث: ۹۷۵۰۔ دار الکتب العلمیہ بیروت)

غلطیوں کی نشاندھی:

اس روایت میں احمد رضا نے "بابا" کے لفظ کو حوبا سے، ایسرھا کو ایسرھن سے اور ینکح کو یقع سے تبدیل کردیا۔ اور آخر میں علی کے لفظ کا بھی اضافہ کردیا۔ اور ترجمہ بھی اپنی نقل کردہ حدیث کا کیا ہے۔ احمد رضا کے نقل کردہ الفاظ حدیث کنزل العمال کے کسی جلد کے کسی صفحے پر نہیں ہیں۔

نقل حدیث میں کئی غلطیاں:

احمد رضا خان ایک روایت اس طرح لکھتے ہیں:

ایک صاحب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی ارشاد فرمایا:

"مالی اریٰ فی یدک حلیة الاصنام ۔کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھوں میں بتوں کا زیور دیکھتا ہوں۔انہوں نے اتار کر پھینک دی دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ارشاد فرمایا: ما اریٰ فی یدک حلیة اھل النار ۔کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں۔

انھوں نے اتار کر پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں۔ارشاد فرمایا:اتخذوہ من الورق ولا تتمہ مثقالا . چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پوری نہ کرو۔

(ملفوظات حصہ سوم: ص۲۲۴ و ۲۲۵ ۔نوری کتب خانہ لاہور)

اصل حدیث:

یہ روایت ابوداؤد جلد دوم ص ۲۲۸ ۔مکتبہ رحمانیہ لاہور۔حدیث نمبر (۴۲۲۳) میں ہے۔

نقل حدیث میں غلطیاں:

اوراس جگہ احمد رضا نے نقل حدیث میں بہت سی غلطیاں کی ہیں:

پہلی مرتبہ جب وہ شخص پیتل کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛مالی اجد منک ریح الاصنام .

اوردوبارہ جب وہی شخص لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :مالی اری علیک حلیة اھل النار .

اور پھر اس شخص کے پوچھنے پر (کہ کس چیز کی انگوٹھی بناؤں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتخذہ من ورق .

احمد رضا نے حدیث کے پہلے جملہ میں لفظ "علیک" کو ہٹا کر اپنی طرف "یدک" کا لفظ بڑھا دیا۔

اور "ریح الاصنام" (بتوں کی بو) کی جگہ "حلیۃ الاصنام" (بتوں کا زیور) لکھ دیا۔

اور حدیث کے دوسرے جملہ میں بھی لفظ "علیک" کو "یدک" سے تبدیل کر دیا اور "ورق" (نکرہ) کو معرف بالام کرکے لکھ دیا۔جو احمد رضا کی حدیث سے ناواقفیت یا حافظہ کی کمی کا واضح ثبوت ہے۔

اور احمد رضا کی اس غلطی کو بھی ناشر یا کاتب کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا اس لیے کہ احمد رضا خان نے ان کے ترجمہ بھی ویسا ہی کیے جیسے الفاظ نقل کیے ہیں۔

لٰہذا یہ غلطیاں احمد رضا کی ہیں۔

۳۸......زیادتی اور تبدیلی کا جرم ایک بار پھر:

عرض: اللہ صاحب، کہنا کیسا ہے؟

ارشاد: جائز، حدیث میں ہے **اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی المال والاھل والد** (ملفوظات: حصہ سوم ص ۲۲۵۔نوری کتب خانہ لاہور)

اصل حدیث کے الفاظ:

لیکن حدیث کے اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل والمال

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد۔باب مایقول اذا سافر۔جلد اول ص ۳۷۳۔مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حدیث نقل کرنے میں غلطیاں:

ملفوظات کی نقل کردہ حدیث میں احمد رضا نے "الولد" کا لفظ زائد نقل کیا ہے جو کہ اصل حدیث میں موجود نہیں ہے اور "**والخلیفة فی الاھل والمال**" کو خان صاحب نے "والخلیفة فی المال والاھل" سے بدل دیا جو احمد رضا کے قوت حافظہ کی عمدہ دلیل ہے۔

۳۹......حدیث معراج میں تبدیلی:

شب معراج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ کوئی شخص رب عزوجل کے حضور بلند آواز سے کلام کر رہا ہے۔

ارشاد فرمایا: اے جبریل یہ کون شخص ہیں:

عرض کی موسیٰ ہیں فرمایا کیا اپنے رب پر تیزی کرتے ہیں عرض کیا **اقد عرف ربه حدته** ان کا رب جانتا ہے کہ ان کا مزاج تیز ہے (ملفوظات: حصہ سوم ص ۲۲۹۔نوری کتب خانہ)

اصل الفاظ: **ان الله قد عرف له حدته**

(عمدۃ القاری۔کتاب مناقب الانصار باب المعراج ج ۱۱ ص ۶۰۵)

غلطیاں:

اس حدیث میں احمد رضا نے لفظ ان اللہ کو بالکل حذف کر دیا اور اس کی جگہ لفظ بہ کا اضافہ کر دیا۔ اور لفظ لہ کو بھی گیارھویں کا حلوہ سمجھ کر کھا گئے۔

۴۰......حدیث کے الفاظ میں تبدیلی اور کمی:

عرض: حضور یہ صحیح ہے کہ عالم کی زیارت ثواب ہے۔

ارشاد: ہاں صحیح حدیث میں وارد ہوا النظر الی وجہ العالم عبادة النظر الی الکعبة عبادة النظر الی المصحف عبادة

عالم کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ معظمہ کو دیکھنا عبادت ہے قرآن عظیم کو دیکھنا عبادت ہے۔ (ملفوظات حصہ سوم ص ۲۹۳۔نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

من العبادة النظر الی الکعبة والنظر الی المصحف والنظر الی وجہ العالم .

(کنز العمال کتاب المواعظ جلد ۱۵ ص ۳۷۱، حدیث ۴۳۴۸۶۔ادارة تالیفات اشرفیہ ملتان)

غلطیاں:

اس حدیث میں احمد رضا نے لفظ من العبادة کو ختم کر دیا

اور لفظ عبادة کو ہر جملے کے بعد زیادہ کر دیا

اور النظر الی وجہ العالم جو اصل حدیث میں سب آخر میں تھا اسے سب پہلے ذکر کر دیا۔

(۴) النظر الی المصحف کا لفظ جو حدیث کے درمیان میں تھا اسے بالکل آخر میں کر دیا۔

اور اسی لفظ النظر الی الکعبة حدیث کے بالکل شروع میں جسے احمد رضا نے درمیان میں ذکر کر دیا۔

اور ترجمہ بھی اسی ترتیب پر کیا جس ترتیب پر الفاظ حدیث نقل کیے ہیں۔

۴۱......حدیث نسب میں تبدیلی:

احمد رضا خان اپنے نسب کو دوسرے کی منسوب کرنے کی وعید ان لفظوں میں سناتے ہیں۔تیسری حدیث میں فرمایا:فعلیه لعنة الله متتابعة الی یوم القیامة اس پر اللہ کی پے در پے قیامت تک لعنت ہے۔ (ملفوظات حصہ سوم ص ۲۹۵۔نوری کتب خانہ لاہور)

اصل حدیث کے الفاظ:

حالاں کہ اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

فعلیه لعنة الله التابعة الی یوم القیامة (عن جریر عن ابن عباس)

(کنز العمال۔کتاب الدعویٰ،باب دعویٰ النسب والحاق الولد حدیث ۱۵۳۱۹ ج ۶ ص ۷۹)

غلطی کی نشاندھی:

اس جگہ احمد رضا خان نے لفظ ''التابعة'' کو''متتابعة'' سے تبدیل کر دیا۔

۴۲......لفظ اللہ کو حذف کر دیا اور......:

حدیث میں ارشاد ہوا کوئی شخص بغیر اللہ کی رحمت کے اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جا سکتا صحابہ نے عرض کی ولا انت یا رسول الله آپ بھی نہیں یارسول اللہ،ارشاد فرمایا: ولا انا الا ان یتعمدنی رحمته اور میں بھی جب تک میرا رب رحمت نہ فرمائے۔

(ملفوظات ص ۲۹۶ حصہ سوم۔نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

اس حدیث کا یہ جملہ اصل حدیث میں اس طرح ہے

ولا انا الا ان یتعمدنی الله برحمة

(بخاری جلد دوم ص ۹۵۷،کتاب الرقاق باب القصد والمداومة،حدیث:۶۴۶۳)

غلطیوں کی نشاندھی:

اس حدیث میں احمد رضا نے لفظ ''اللہ'' کو حذف کر دیا اور برحمة'' رحمته سے تبدیل کر دیا۔